46532 ـ والدین شادی میں تاخیر کرنا چاہتے ہیں

سوال

آپ ایسے شخص کو کیا نصیحت کرتے ہیں جو جنسی رغبات رکھتا ہو اور پرعزم شہوت کا مالك ہو، نہ تو وہ گھر سے نکلتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس سے اس کی یہ رغبات پوری ہوں، یقینا یہ معاملہ بہت مختلف ہے اور ایسے افکار ہیں جو میرے دماغ سے نکلتے نہیں، میں حقیقتا شادی کی رغبت رکھتا ہوں لیکن میرے والدین میرے مستقبل کے متعلق بہت اونچی اور بلند خیالات رکھتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ پہلے میں کوئی اونچے مقام والا شخص بن جاؤں اور بعد میں اپنی زندگی بسر کرنے اور شادی کے متعلق سوچوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

" اے نوجوانو کی جماعت! تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کے لیے عفت کا باعث ہے، اور جو شادی کی استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے یہ اس کے ڈھال ہے " یعنی وہ شہوت میں کمی کا باعث ہے اور اسے کاٹ دیتا ہے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (3384).

اس بنا پر اگر انسان کے لیے شادی کے اسباب میسر ہوں تو اسے جتنی جلدی ہو سکے شادی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں بہت ساری مصلحتیں پائی جاتی ہیں جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ کیا ہے کہ اس سے نظریں نیچی ہو جاتی ہیں اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے، اور امت میں اضافہ و کثرت ہوتی ہے، اور بندہ فتنہ و فساد سے بچ جاتا ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اگر میری عمر کے دس یوم بھی باقی رہ جائیں اور مجھے علم ہو جائے کہ میں اس کے آخری دن مر جاؤں گا اور میرے اندر نکاح کرنے کی قدرت ہو تو میں فتنہ میں پڑنے کے ڈر سے نکاح ضرور کروں "

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شادی کے بغیر رہنا اسلام کا حکم نہیں "

اگر آپ کو اپنے متعلق بےراہ روی اور حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہے تو اس صورت میں آپ کے لیے شادی کرنا واجب ہو جاتی ہے.

اس حالت میں والد کو یہ نصیحت کی جائیگی کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی کر دے اور اس کی عفت و عصمت اختیار کرنے اور فتنہ سے بچنے کی راہ میں رکاوٹ مت بنے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نکاح اور شادی کے معاملہ میں لوگوں کی تین اقسام ہیں:

پہلی قسم:

وہ لوگ جنہیں کسی حرام اور ممنوع کام میں پڑنے کا خدشہ ہو کہ اگر شادی نہ کی تو غلط کام کا ارتکاب کر بیٹھیں گے، عام فقہاء کے قول کے مطابق ان افراد کے لیے نکاح کرنا واجب ہے، کیونکہ ان پر اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھنا اور حرام سے بچانا لازم ہے، اور اس کا طریقہ شادی ہے.

دوسری قسم:

وہ افراد جن کے لیے شادی مستحب ہے، یہ وہ شخص ہے جسے شہوت تو ہے لیکن وہ حرام اور ممنوع کام میں پڑنے سے محفوظ ہے اسے کوئی خطرہ نہیں؛ تو اس طرح کے شخص کے لیے بہتر اور اولی یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو عبادت و نوافل میں مشغول رکھنے کی بجائے شادی کرے، اصحاب الرائے کا قول یہی ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ظاہر قول اور فعل بھی یہی ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اگر میری عمر کے دس یوم بھی باقی رہ جائیں اور مجھے علم ہو جائے کہ میں اس کے آخری دن مر جاؤں گا اور میرے اندر نکاح کرنے کی قدرت ہو تو میں فتنہ میں پڑنے کے ڈر سے نکاح ضرور کروں.

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: کیا آپ نے شادی کر لی ہے ؟

میں نے عرض کیا: نہیں!!

تو وہ فرمانے لگے: شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عورتیں زیادہ ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5069).

اور ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے طاؤس کہنے لگے تم شادی ضرور کرو، وگرنہ میں تمہیں وہی بات کہوں گا جو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوزوائد کو کہی تھی: تجھے شادی کرنے سے یا تو عجز نے منع کیا ہے یا پھر فجور نے !!.

تیسری قسم:

جسے شہوت ہی نہ ہو؛ یا تو اس کے لیے شہوت پیدا ہی نہ کی گئی ہو مثلا اس کی آنکھیں نہ ہو بلکہ اندھا ہو، یا پھر اسے شہوت تو ہو لیکن بڑی عمر کا ہونے کے باعث یا بیماری کے باعث شہوت جاتی رہے تو اس شخص کے لیے دو وجہیں ہیں:

پہلی وجہ:

اوپر ہم جو بیان کر چکے ہیں اس کی عموم کی بنا پر اس شخص کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے.

دوسری وجہ:

اس کے لیے نکاح نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ نکاح کرنے کی مصلحت ہی حاصل نہیں ہو گی، اور وہ اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ شادی کر کے عفت و عصمت حاصل کرنے سے روکنے کا باعث بنےگا، اور اپنے لیے بیوی کو روک کر اسے نقصان دےگا، اور اپنے آپ کو ایسے واجبات اور حقوق کے سامنے رکھے جن کی ادائیگی اس کے لیے مشکل ہو گی اور انہیں ادا نہیں کر سکےگا، اور وہ علم اور عبادت کی بجائے ایسے کام میں مشغول ہو جائیگا جس میں کوئی فائدہ نہیں "

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (9 / 341).

آپ کو چاہیے کہ والدین کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں اور انہیں شادی کی ضرورت پر قائل کرنے کی کوشش کریں، اور انہیں یہ سمجھائیں کہ اس کے مستقبل کے متعلق جو وہ سوچ رہے ہیں شادی اس میں رکاوٹ نہیں بنے گی، اور اس سلسلہ میں آپ اپنے عزیز و اقارب میں سے سمجھدار قسم کے افراد سے بھی معاونت لے سکتے ہیں کہ وہ والدین کو قائل کریں.

سائل کا یہ واضح کرنا کہ وہ فتنہ و فساد اور بے حیائی والی جگہوں پر جانے کے لیے گھر سے نہیں نکلتا اور اپنی شہوت کو حرام کام سے پوری کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہتا یہ سب عمل قابل تعریف ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس پر ثابت قدم رکھے اور نیک و صالح لڑکی سے شادی کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے

آپ اور آپ کی والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .